ناشر
اعظمی پبلشرز
دارالعلوم صادق الاسلام

قصیدہ بردہ شریف

مصنف

ابوعبداللہ امام شرف الدین بوصیری رضی اللہ تعالےٰ عنہ

مترجم

نبیرۂ صدر الشریعہ خلیفۂ تاج الشریعہ جگر گوشۂ محدث کبیر

حضرت علامہ مولانا مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی دام ظلہ علینا

ناشر

اعظمی پبلشرز

دار العلوم صادق الاسلام 10/483 لیاقت آباد کراچی

Website : www.sadiqulislam.net

E-mail : info@sadiqulislam.net Cell : 0300-2299781

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : قصیدہ بردہ شریف

مصنف : ابوعبداللہ امام شرف الدین بوصیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مترجم : نبیرۂ صدرالشریعہ خلیفۂ تاج الشریعہ جگر گوشۂ محدث کبیر حضرت علامہ مولانا مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی دام ظلہ علینا

سن اشاعت : جمادی الثانی ۱۴۴۱ھ

صفحات : 96

تعداد :

ناشر : اعظمی پبلشرز دارالعلوم صادق الاسلام

10/483 لیاقت آباد کراچی فون: 0300-2299781

ملنے کے پتے

دارالعلوم صادق الاسلام 10/483 لیاقت آباد، کراچی

دارالعلوم صادق الاسلام 5/571 لیاقت آباد، کراچی

دارالعلوم صادق الاسلام الپائن آرکیڈ نزد کارا کلینک چاندنی چوک، کراچی

قصیدہ شروع کرنے سے پہلے یہ درود شریف پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلْأَ الدُّنْيَا وَ مِلْأَ الْاٰخِرَةِ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلْأَ الدُّنْيَا وَ مِلْأَ الْاٰخِرَةِ وَ ارْحَمْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مِّلْأَ الدُّنْيَا وَ مِلْأَ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ يَآ اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَآ اَمَانَ الْخَآئِفِيْنَ يَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَآءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَآءِ يَا عَظِيْمَ التَّجَآءِ يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى

يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ

يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُنِيْرُ اَنْتَ الَّذِیْ

سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَ ضَوْءُ النَّهَارِ وَ شُعَاعُ

الشَّمْسِ وَ حَفِيْفُ الشَّجَرِ وَ دَوِيُّ الْمَآءِ وَ نُوْرُ

الْقَمَرِ يَآ اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَسْئَلُكَ اَنْ

تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ عَلٰٓى

اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَ اَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ

الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضْلَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ الدَّرَجَةَ

الرَّفِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَ اَفْلِحْ حُجَّتَهٗ وَ

اَبْلِغْهُ مَامُوْلَهٗ فِيْٓ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ اُمَّتِهٖ

قصیدہ بردہ شریف شروع کرنے سے پہلے کے درود شریف کا ترجمہ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر پوری دنیا اور آخرت بھر کے اور برکت دے ہمارے سردار محمد ﷺ کو پوری دنیا اور آخرت بھر کے اور رحمت بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر پوری دنیا اور آخرت بھر کے اے اللہ! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے بڑے مہربان! اے بہت رحم کرنے والے! اے پناہ چاہنے والوں کو پناہ دینے والے! اے پریشان حالوں کے امان دینے والے! اے بے سہاروں کے سہارا! اے بے نشانوں کے نشان! اے بے ذخیروں کے لئے ذخیرہ بنانے والے! اے کمزوروں کے محافظ! اے فقیروں کو خزانہ عطا کرنے والے! اے پناہ لینے والوں کو بلند کرنے والے! اے ہلاک ہونے والوں کے

بچانے والے! اے ڈوبتوں کے بچانے والے! اے احسان فرمانے والے! اے خوبصورت بنانے والے! اے انعام فرمانے والے! اے فضیلت دینے والے! اے غالب! اے بہت زبردست! اے روشن کرنے والے! تو ہی وہ ذات ہے جس کے لئے رات کی تاریکی اور دن کے اُجالے اور سورج کی کرن اور درخت کی سرسراہٹ اور پانی کی آواز اور چاند کی روشنی سجدہ کرتی ہیں اے اللہ! تو معبود ہے تیرا کوئی شریک نہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار اپنے بندے اور اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج اے اللہ! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت و بزرگی اور بلند رتبہ عطا فرما اے اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے کو بڑائی عطا فرما اور ان کی دلیل کو کامیاب فرما اور ان کی امیدوں کو ان کے گھر والوں اور ان کی امت کے حق میں پوری فرما۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ
ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمِ

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جو مخلوق کو عدم سے وجود بخشنے والا ہے پھر بااختیار (نبی) صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود ہو۔

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

اے میرے مولیٰ! اپنے محبوب پر ہمیشہ ہمیشہ درود اور سلام بھیج جو تمام مخلوق میں افضل و برتر ہیں۔

فصل نمبر ۱: عشق رسول ﷺ و ذکرِ صبا (مشرقی ہوا) کے بیان میں

1

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٖ

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٖ

کیا تو نے مقام ذی سلم (پیلو کی طرح ایک درخت ہے) کے پڑوسیوں (روضۂ محبوب) کی یاد میں خون سے آلودہ آنسو آنکھوں سے جاری کئے؟

2

اَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَآءِ كَاظِمَةٍ

اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٖ

یا مقام کاظمہ (ایک شہر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے روشن و منور فرمایا) کی طرف سے ہوا چل رہی ہے یا تاریک رات میں اضم (پہاڑ کا نام ہے جو مدینہ منورہ کے قریب ہے) پہاڑ سے بجلی چمک رہی ہے (اور وہاں کی یاد تجھے خون کے آنسو رلا رہی ہے)

3

فَمَا لِعَيۡنَيۡكَ اِنۡ قُلۡتَ اكۡفُفَا هَمَتَا
وَمَا لِقَلۡبِكَ اِنۡ قُلۡتَ اسۡتَفِقۡ يَهِمِ

تو تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ اگر تو کہتا ہے کہ ٹھہر جا تو وہ بہنے لگتی ہیں اور تیرے دل کو کیا ہوا کہ اگر تو اس سے کہے سنبھل جا تو وہ غمگین ہو جاتا ہے۔

4

اَيَحۡسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الۡحُبَّ مُنۡكَتِمٌ
مَّا بَيۡنَ مُنۡسَجِمٍ مِّنۡهُ وَ مُضۡطَرِمِ

کیا وہ عاشق جو اشک رواں (بہتے آنسو) اور بے قرار دل کے درمیان ہے گمان کرتا ہے کہ محبت کا راز چھپ جائے گا۔

5

لَوْلَا الْهَوٰی لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰی طَلَلٍ
وَّلَآ اَرِقْتَ لِذِکْرِ الْبَانِ وَ الْعَلَمِ

اگر تجھے محبت نہ ہوتی تو کھنڈرات (ویران جگہ) پر آنسو نہ بہاتا اور بان (درخت) و پہاڑ کی یاد میں راتوں کو نہ جاگتا۔

6

فَکَیْفَ تُنْکِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَیْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَ السَّقَمِ

تو تو کس طرح محبت کا انکار کرسکتا ہے جبکہ آنسو اور بیماری تیری محبت پر گواہ ہیں۔

7

وَ اَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّیْ عَبْرَۃٍ وَّ ضَنًی
مِّثْلَ الْبَهَارِ عَلٰی خَدَّیْكَ وَ الْعَنَمِ

(تو کیسے انکار کرسکتا ہے) جبکہ غمِ عشق نے تیرے رخساروں پر زرد گلاب اور سرخ درخت کی طرح آنسو اور کمزوری کے دو نشان لگا دیے ہیں۔

8

نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَهْوٰی فَاَرَّقَنِیْ
وَ الْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

ہاں رات کو محبوب کا خیال آیا اور اس نے مجھے بے قرار کر دیا اور محبت (عشق) محبوب کی جدائی کے غم سے لذتوں کو ختم کر دیتی ہے۔

9

يَا لَائِمِيْ فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً

مِنِّيْ اِلَيْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اے قبیلہ عذرہ (یہ قبیلہ یمن میں عشق سے مشہور ہے) کی محبت میں مجھے ملامت کرنے والے! میں تیرے سامنے اپنی مجبوری کا عذر پیش کرتا ہوں اگر تو انصاف کریگا تو مجھے ملامت کبھی نہ کرے گا (ان کے اکثر نوجوان عشق میں جان دیدیتے ہیں ان کے دل نرم وصاف ہوتے ہیں ان کی عورتیں پاک دامن وباحیا ہوتی ہیں)

10

عَدَتْكَ حَالِيْ لَا سِرِّيْ بِمُسْتَتِرٍ

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِيْ بِمُنْحَسِمِ

میرا حال اور میرا مرض تجھے لگ جائے اس لئے اب میرا راز چغل خوروں اور عیب جو (عیب تلاش کرنے والوں) سے پوشیدہ نہ رہا اور مجھ سے محبت کا یہ مرض جدا نہیں ہوسکتا۔

11

مَحَّضْتَنِی النُّصْحَ لٰکِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُهٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِیْ صَمَمٖ

تو نے مجھے بے غرض نصیحت کی لیکن میں نے اسے نہ سنی اس لئے کہ محبت کرنے والا (عاشق) نکتہ چینی اور اعتراض کے سننے سے بہرہ ہوتا ہے۔

12

اِنِّی اتَّهَمْتُ نَصِیْحَ الشَّیْبِ فِیْ عَذَلٍ
وَّالشَّیْبُ اَبْعَدُ فِیْ نُصْحٍ عَنِ التُّهَمٖ

بے شک میں ملامت و نافرمانی میں بڑھاپے کی نصیحت سے شرم کرتا ہوں اور بڑھاپا نصیحت قبول کرنے میں تہمتوں سے بہت دور ہے۔

13

فَاِنَّ اَمَّارَتِیْ بِالسُّوْٓءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَھْلِھَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَ الْھَرَمِ

بے شک میرا نفس امارہ (برائی کا حکم دینے والا نفس) اپنی جہالت کی وجہ سے مجھے برائی کا حکم دیتا ہے میرا نفس ڈرانے والے بڑھاپے اور پیرانہ سالی (کمزوری) عبرتوں سے نصیحت نہیں حاصل کرتا۔

14

وَلَآ اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِیْلِ قِرٰی
ضَیْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِیْ غَیْرَ مُحْتَشِمِ

اور بے تکلف مہمان (بڑھاپا) میرے سر پر آیا تو میرے نفس امارہ نے اعمال حسنہ سے اس کی مہمان نوازی نہ کی۔

15

لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّیْ مَآ اُوَقِّرُہٗ
کَتَمْتُ سِرًّا اَبَدَالِیْ مِنْہُ بِالْکَتَمِ

اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں مہمان (بڑھاپے) کی عزت نہ کرسکوں گا (گناہ سے نہ بچ سکوں گا) تو میں وسمہ (نیل کے پتے جس سے مہندی بناتے ہیں) لگالیتا اور سفید بالوں سے جو راز ظاہر ہوگیا اسے ظاہر نہ ہونے دیتا۔

16

مَنْ لِّیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَایَتِہَا
کَمَا یُرَدُّ جِمَاحُ الْخَیْلِ بِاللُّجُمِ

کون ہے؟ جو میرے نفس کی منہ زوری اور گمراہی کو روکے جس طرح سرکش گھوڑے کو لگام سے روکا جاتا ہے۔

17

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ کَسْرَ شَهْوَتِهَا
اِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

یہ نہ سمجھ کہ زیادہ گناہ کرنے سے گناہ کی شہوت ولذت ختم ہوجائیگی (نفس گناہ چھوڑ دے گا) بے شک زیادہ کھانا کھانے کی حرص (لالچ) کو بڑھاتا ہے۔

18

وَالنَّفْسُ کَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰی
حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ یَنْفَطِمِ

نفس امارہ دودھ پیتے بچے کی طرح ہے اگر تو بچے کو دودھ پینے پر چھوڑ دے تو وہ دودھ ہی کی محبت میں جوان ہوجائیگا اور اگر تو اس کا دودھ (دودھ پینے کی مدت میں) چھڑائیگا تو وہ چھوڑ دے گا۔

19

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهٗ
اِنَّ الْهَوٰی مَا تَوَلّٰی يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

لہذا تو خواہش نفس کو روک اور تو اسے اختیار دینے سے ڈر اس لئے کہ جب خواہش غالب ہو جاتی ہے تو ہلاک کر دیتی ہے یا عیب دار بنا دیتی ہے۔

20

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَآئِمَةٌ
وَّاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰی فَلَا تُسِمِ

اور عمل کے چراگاہ (میدان) میں نفس کی حفاظت کر اور اگر وہ چراگاہ کو حد سے زیادہ لذیذ سمجھے تو اسے چرنے سے روک دے۔ (اگر عبادت میں خود پسندی آجائے تو ایسی عبادت کا فائدہ نہیں)

21

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً

مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السُّمَّ فِي الدَّسَمِ

نفس نے بار بالذتِ دنیا کو پسند کیا جو انسان کی قاتل ہے اور انسان سمجھتا ہی نہیں کہ مرغن اور لذیذ کھانوں میں زہر ملا ہوتا ہے۔

22

وَاخْشَ الدَّسَآئِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شَبَعٍ

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

اور بھوک و شکم سیری میں نفس کے دھوکہ سے ڈر اس لئے کہ اکثر و بیشتر بھوک کی شدت بدہضمی سے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔

23

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَ الْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

اور اس آنکھ سے آنسو بہا جو حرام چیزوں کے مشاہدہ سے پُر ہو چکی ہے
اور گناہ کی ندامت کو لازم پکڑ۔ (گناہ سے بچنا لازم جان)

24

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَاِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

نفس امارہ اور شیطان کی مخالفت و نافرمانی کر اگرچہ وہ دونوں مخلصانہ
نصیحت وخیر خواہی کریں پھر بھی تو انہیں جھوٹا جان۔

25

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا
فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

نفس اور شیطان کی پیروی مت کر خواہ وہ مخالف بنیں یا منصف اس لئے کہ تو فریق مخالف اور منصف کے دھوکے اور فریب سے واقف ہے۔

26

تین مرتبہ پڑھیں

اَسْتَغْفِرُ اللہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَّقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِّذِیْ عُقُمٖ

میں اللہ تعالیٰ سے بے عمل بات کی معافی مانگتا ہوں ایسی بات کرنا جس پر خود عمل نہ کرے بانجھ (بے اولاد) عورت کی طرف اولاد منسوب کرنے کی طرح ہے۔

27

اَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِیْ لَكَ اسْتَقِمِ

میں نے تجھے بھلائی کا حکم دیا لیکن میں نے خود اس پر عمل نہ کیا اور نہ قائم رہا تو میرا یہ کہنا کہ تو قائم رہ (عمل کر) کیا اثر کریگا۔

28

وَلَا تَزَوَّدْتُّ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَّلَمْ اُصَلِّ سِوٰی فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

اور میں نے مرنے سے پہلے نوافل کا کچھ توشہ حاصل نہیں کیا اور نہ میں نے فرض نماز کے سوا کوئی نماز پڑھی اور نہ فرض روزوں کے سوا کبھی کوئی روزہ رکھا۔

29

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْیَ الظَّلَامَ اِلٰی

اَنِ اشْتَکَتْ قَدَمَاہُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمٖ

میں نے اندھیری راتوں کو شب بیداری (عبادت) کرنے والے (نبی ﷺ) کا طریقہ چھوڑ دیا یہاں تک کہ جن کے قدموں میں ورم کی تکلیف ظاہر ہوگئی۔

30

وَ شَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَآءَہٗ وَ طَوٰی

تَحْتَ الْحِجَارَۃِ کَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

وہ ذات اقدس ﷺ جس نے بھوک کی شدت سے اپنے پیٹ کو جکڑ کر باندھا اور اپنے نازک پہلو پر پتھر باندھا۔

31

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَّفْسِهٖ فَاَرَاهَآ اَيَّمَا شَمَمٖ

سونے کے بلند پہاڑوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بلند حوصلہ کے ساتھ ان پہاڑوں سے اپنی بے نیازی ظاہر فرمادی۔

32

وَ اَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ
اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْ عَلَى الْعِصَمٖ

دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری ضرورتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زہد (پرہیز گاری) کو اور مضبوط کردیا اس لئے کہ ضرورتیں پرہیز گاری اور عصمت پر غالب نہیں آسکتیں۔

33

وَ کَیۡفَ تَدۡعُوۡا اِلَی الدُّنۡیَا ضَرُوۡرَۃُ مَنۡ لَّوۡلَاہُ لَمۡ تُخۡرَجِ الدُّنۡیَا مِنَ الۡعَدَمِ

اور (ظاہری ضرورت) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی طرف کس طرح بلا سکتی ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف نہ لاتے تو دنیا عدم سے وجود میں بھی نہ آتی۔

34

تین مرتبہ پڑھیں

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الۡکَوۡنَیۡنِ وَ الثَّقَلَیۡنِ وَ الۡفَرِیۡقَیۡنِ مِنۡ عُرۡبٍ وَّ مِنۡ عَجَمِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہاں (دنیا و آخرت) اور جن و انس اور عرب و عجم کی دونوں جماعتوں کے سردار ہیں۔

35

نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِیْ فَلَآ اَحَدٌ

اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَ لَا نَعَمِ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (اچھائی کا) حکم دینے والے اور (بُرائی سے) منع فرمانے والے ہیں اس لئے کہ "ہاں" یا "نا" کہنے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہتر و سچا کوئی نہیں۔

36

تین مرتبہ پڑھیں

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ

لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ایسے محبوب ہیں کہ تمام شدتوں اور مصیبتوں میں انہیں کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔

37

دَعَآ اِلَى اللهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ
مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمٖ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف بلایا تو ان کی اطاعت کی رسی تھامنے والے ایسے تھامنے والے ہیں جو کبھی نہ چھوڑیں گے۔

38

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِىْ خَلْقٍ وَّفِىْ خُلُقٍ
وَّلَمْ يُدَانُوْهُ فِىْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٖ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوبصورتی اور بہترین اخلاق میں تمام انبیاء علیہم السلام پر سبقت لے گئے اور کوئی پیغمبر علیہ السلام بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسعت علم اور عام سخاوت کے قریب تک نہ پہنچ سکا۔

39

وَ کُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللہِ مُلْتَمِسٌ

غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ

تمام انبیائے کرام علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دریائے علوم اور بارانِ رحمت سے پانی کے چلو یا قطرہ کی درخواست کرتے ہیں۔

40

وَ وَاقِفُوْنَ لَدَیْہِ عِنْدَ حَدِّھِمْ

مِنْ نُّقْطَۃِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَکْلَۃِ الْحِکَمِ

تمام انبیاء علیہم السلام اپنے رتبے کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں جانتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے نقطے یا آپ کی حکمت کے اعراب (زیر زبر) ہیں (جس طرح نقطوں اور حرکتوں کو کتاب سے نسبت ہے اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہے)

41

فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاہُ وَ صُوْرَتُہٗ

ثُمَّ اصْطَفَاہُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی ذات مقدس ایسی ہے کہ جن کے ظاہری و باطنی کمالات مکمل ہو گئے پھر روحوں کے پیدا کرنے والے (اللہ) نے انہیں اپنا حبیب چن لیا۔

42

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْهِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ظاہری و باطنی خوبیوں میں غیر کی شرکت سے پاک ہیں اور آپ کا جوہرِ حسن آپ کے سوا کسی دوسرے میں تقسیم نہیں ہوا۔

43

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّھِمْ
وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَکِمْ

جو کچھ عیسائیوں نے اپنے نبی (حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے بارے میں کہی (خدا کا بیٹا کہا) اسے چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں جو کچھ کہنا چاہو کہو۔

44

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَّانْسُبْ اِلٰی قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٍ

پس اس ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تعظیم وتکریم کی جتنی نسبت کرنا چاہو کرو اور ان کے مرتبہ کی طرف عظمتوں کی جتنی نسبت کرنا چاہو کرو۔

45

فَاِنَّ فَضۡلَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ لَیۡسَ لَہٗ

حَدٌّ فَیُعۡرِبَ عَنۡہُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بے شمار ہیں جس کو بولنے والا اپنے منہ سے بیان نہیں کرسکتا۔ (اس کی طاقت سے باہر ہے)

46

لَوۡ نَاسَبَتۡ قَدۡرَہٗ اٰیَاتُہٗ عِظَمًا

اَحۡیَ اسۡمُہٗ حِیۡنَ یُدۡعٰی دَارِسَ الرِّمَمِ

اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزاتِ عظیمہ ان کی قدر و منزلت کے مطابق ہوتے تو آپ کا نام پاک (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جب بھی پکارا جاتا بے نشان و بوسیدہ (گلی) ہڈیوں کو زندہ کردیتا۔

47

لَمْ یَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْیَ الْعُقُوْلُ بِہٖ
حِرْصًا عَلَیْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَہِمٖ

حضور ﷺ نے ہمارا امتحان ایسی چیزوں سے نہ لیا جس کو عقلیں سمجھنے سے قاصر ہوں ہماری بھلائی کے بہت چاہنے والے ہیں اسی وجہ سے ہم شک اور وہم میں مبتلاء نہ ہوئے۔

48

اَعْیَ الْوَرٰی فَھْمُ مَعْنَاہُ فَلَیْسَ یُرٰی
لِلْقُرْبِ وَ الْبُعْدِ مِنْہُ غَیْرُ مُنْفَحِمٖ

ان کی ذاتِ اقدس کے کمال نے تمام مخلوق کو ان کی حقیقت کے سمجھنے سے عاجز کر دیا لہذا حضور ﷺ کے نزدیک اور دور کوئی ایسا نہیں جو آپ کے آگے عاجز ولاجواب نہ ہوا ہو۔

49

كَالشَّمسِ تَظهَرُ لِلعَينَينِ مِن بُعُدٍ
صَغِيرَةً وَّ تُكِلُّ الطَّرفَ مِن اَمَمٍ

حضور ﷺ کی مثال اس آفتاب کی طرح ہے جو دور سے تو چھوٹا نظر آتا ہے اور نزدیک سے آنکھ کو خیرہ کر دیتا ہے۔ (یہ مثال صرف سمجھانے کے لئے ہے)

50

وَ كَيفَ يُدرِكُ فِي الدُّنيَا حَقِيقَتَهُ
قَومٌ نِّيَامٌ تَسَلَّوا عَنهُ بِالحُلُمِ

دنیا میں حضور ﷺ کی حقیقت کو کوئی کیسے جان سکتا ہے جبکہ قوم دنیا کے خوابِ غفلت میں سو رہی ہے۔

تین مرتبہ پڑھیں

51

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ
وَاَنَّهٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہمارا انتہائی علم یہ ہے کہ آپ بشر ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی تمام مخلوق میں سب سے افضل واعلیٰ ہیں۔

52

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمِ

تمام معجزات جو انبیائے کرام علیہم السلام لائے وہ سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے نور سے حاصل ہوئے۔

53

فَاِنَّهٗ شَمۡسُ فَضۡلٍ هُمۡ کَوَاکِبُهَا
یُظۡهِرۡنَ اَنۡوَارَهَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ

بے شک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فضل الٰہی کے آفتاب ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام اسی آفتاب سے چمکنے والے ستارے ہیں جو اپنی روشنی سے تاریکی میں لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔

54

حَتّٰۤی اِذَا طَلَعَتۡ فِی الۡکَوۡنِ عَمَّ هُدَاهَا
هَا الۡعَالَمِیۡنَ وَاَحۡیَتۡ سَآئِرَ الۡاُمَمِ

یہاں تک کہ جب یہ آفتاب (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکمل روشن ہوا تو اس کی روشنی تمام دنیا پر پھیل گئی اور اس نے تمام اُمتوں کو زندہ کر دیا۔

(اُمتوں کو ہدایت مل گئی)

55

اَکْرِمْ بِخَلْقِ نَبِیٍّ زَانَهٗ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمٖ

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جسمانی تخلیق کس قدر دل کش بنائی اور اس کو خوش اخلاقی نے کیسی زینت دی کہ چہرۂ زیبا سے خوشی کے آثار ظاہر ہیں۔

56

کَالزَّهْرِ فِیْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِیْ شَرَفٍ
وَّالْبَحْرِ فِیْ کَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِیْ هِمَمٖ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تازگی میں کلی کی طرح اور بزرگی میں چودھویں رات کے چاند کی طرح اور سخاوت میں دریا کے مثل اور ہمت میں ہمیشگی (کبھی ہمت نہ ہارے) کے مانند ہیں۔

57

كَاَنَّهٗ وَ هُوَ فَرْدٌ فِيْ جَلَالَتِهٖ

فِيْ عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِيْ حَشَمِ

جب تم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تنہائی میں ملوگے تو تمہیں ایسا معلوم ہوگا کہ وہ لشکر میں اپنی شان وشوکت میں یکتا و یگانہ ہیں۔

58

كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ

مِّنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَ مُبْتَسَمِ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کلام اور تبسم کی کانیں (ہونٹ اور دندانِ مبارک) سیپ میں چھپے ہوئے چمکدار موتی کی طرح ہیں۔

59

لَا طِیبَ یَعدِلُ تُربًا ضَمَّ اَعظُمَہٗ
طُوبٰی لِمُنتَشِقٍ مِّنہُ وَ مُلتَثِمٖ

کوئی خوشبو اس خاکِ پاک کی برابری نہیں کرسکتی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ اطہر سے لگی ہوئی ہے اُس خاکِ اقدس کے سونگھنے اور چومنے والے مبارک ہیں۔

فصل نمبر ۴: میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان میں

60

اَبَانَ مَولِدُہٗ عَن طِیبِ عُنصُرِہٖ
یَا طِیبَ مُبتَدَاٍ مِّنہُ وَ مُختَتَمٖ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت نے جسمِ مبارک کی خوشبو ظاہر کی۔

سبحان اللہ اے لوگو! دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت اور مدفن اقدس دونوں کیسے پاک اور خوشبودار ہیں۔

61

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ
قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

فارسیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کو فراست (علامت) سے جان لیا انہیں ڈرایا گیا کہ آج ان پر بلاو مصیبت نازل ہونے والی ہے۔

62

وَبَاتَ اِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ اَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

شاہِ ایران کا محل پھٹ کر رہ گیا اور پھر درست نہ ہو سکا جس طرح کسریٰ کا لشکر منتشر ہونے کے بعد منظم نہ ہوا۔

63

وَ النَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ
عَلَیْہِ وَ النَّھْرُ سَاھِی الْعَیْنِ مِنْ سَدَمٖ

آتش کدوں کی آگ افسوس وغم میں ٹھنڈی ہوگئی اور نہر فرات ندامت سے اپنا چشمہ بھول گئی یعنی اس کا چشمہ بہنے سے رُک گیا۔

64

وَسَآءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَیْرَتُھَا
وَ رُدَّ وَارِدُھَا بِالْغَیْظِ حِیْنَ ظَمٖ

اور جب دریائے ساوہ خشک ہوگیا تو ساوہ (عراق میں ہمدان و قم کے درمیان ایک شہر ہے) شہر والے پیاس کی شدت میں غصہ سے واپس لوٹ گئے۔

65

كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَآءِ مِنْ بَلَلٍ

حُزْنًا وَّبِالْمَآءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمٖ

گویا کہ آگ نے اپنے غم میں پانی سے نمی حاصل کی اور پانی نے آگ سے حرارت حاصل کی۔ (خشک ہوگیا)

66

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ

وَّالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمٖ

جنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی گواہی دینے لگے اور حقانیت وسچائی قرآنِ کریم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ظاہر ہوگئی۔

67

عَمُوْا وَ صَمُّوْا فَاِعْلَانُ الْبَشَآئِرِ لَمْ
تُسْمَعْ وَ بَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

کفار اندھے بہرے ہوگئے تو نہ خوشخبری کا اعلان سن سکے نہ ڈرانے والی بجلیاں دیکھ سکے۔

68

مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ کَاھِنُھُمْ
بِاَنَّ دِیْنَھُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ یَقُمِ

کفار و مشرکین اندھے بہرے ہوگئے کہ ان کے کاہنوں (جنات سے معلوم کرنے والے) نے پہلے ہی انہیں خبر دیدی تھی کہ تمہارا دین باطل ہے جو قائم نہیں رہ سکتا۔

69

وَبَعدَ مَا عَايَنُوا فِي الْاُفُقِ مِن شُهُبٍ
مُّنقَضَّةٍ وَّفقَ مَا فِي الْاَرضِ مِن صَنَمِ

اور کفار نے (حضور ﷺ کی رسالت کے انکار سے پہلے) آسمان کے کناروں سے چمکتے ہوئے ستارے (شہابِ ثاقب) کو ٹوٹ کر گرتے دیکھا جس طرح زمین پر بتوں کو گرتا دیکھا۔ (پھر بھی ایمان نہ لائے)

70

حَتّٰی غَدَا عَن طَرِیقِ الْوَحیِ مُنهَزِمٌ
مِّنَ الشَّیَاطِینِ یَقفُوا اِثرَ مُنهَزِمِ

یہاں تک کہ وحی کے راستہ سے شیاطین ایک دوسرے کے پیچھے گرتے پڑتے بھاگنے لگے۔

71

كَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ
اَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِىْ

گویا کہ شیاطین ابرہہ (شاہِ یمن) کے لشکر یا اُس لشکر کی طرح بھاگنے لگے جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے کنکریاں ماریں۔

72

نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَآءِ مُلْتَقِمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار پر کنکریاں اس حال میں پھینکیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں تسبیح پڑھ رہی تھیں جس طرح تسبیح پڑھنے والے (حضرت یونس علیہ السلام) مچھلی کے پیٹ سے نکلے۔

73

جَآءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً

تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلانے پر درخت ان کی طرف سجدہ کرتے ہوئے بغیر قدم پنڈلیوں پر (تنے کے سہارے) چلتے ہوئے حاضر ہوئے۔

74

كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ

فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِیْعِ الْخَطِّ فِی اللَّقَمِ

گویا وہ درخت ایک خط کھینچتے ہوئے آرہے تھے اور ان کی شاخیں سطروں کے درمیان خوبصورتی پیدا کررہی تھیں۔

75

مِثْلَ الْغَمَامَةِ اَنّٰی سَارَ سَآئِرَۃً

تَقِیْہِ حَرًّ وَ طِیْسٍ لِّلْھَجِیْرِ حَمِیْ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں کہیں تشریف لے جاتے وہ درخت بادل کی طرح آپ پر دوپہر کی جلتی دھوپ میں سایہ کرتے۔

76

اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَہٗ

مِنْ قَلْبِہٖ نِسْبَۃً مَّبْرُوْرَۃَ الْقَسَمِ

میں شق ہو جانے والے چاند کی قسم کھاتا ہوں کہ چاند کو روشن ہونے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک سے نسبت ہے اور یہ میری قسم مبرور (سچی قسم) ہے۔

77

وَمَا حَوَی الْغَارُ مِنْ خَیْرٍ وَّمِنْ کَرَمٍ
وَّکُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْکُفَّارِ عَنْہُ عَمٍ

اور کس شان سے غارِ ثور نے منبع فضائل و کرم (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا احاطہ کیا اور کافروں کی آنکھیں ہر طرف سے اُس نور کو دیکھنے سے اندھی ہوگئیں۔

78

فَالصِّدْقُ فِی الْغَارِ وَالصِّدِّیْقُ لَمْ یَرِمَا
وَھُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمٍ

سراپا صدق (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ غار میں جلوہ فرما تھے اور سانپ کے ڈسنے سے آپ متورم (غضب ناک یا قدم میں ورم) بھی نہ ہوئے اور مشرکین کہہ رہے تھے اس غار میں کوئی نہیں ہے۔

79

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلٰى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

کفار نے خیال کیا کہ اس غار کے منہ پر جس میں اشرف المخلوقات جلوہ فرما تھے نہ کبوتر انڈے دیتے نہ مکڑیاں جالا بناتیں۔ (اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ہوتے تو یہ جالے اور انڈے سلامت نہ رہتے)

80

وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

اللہ تعالیٰ کی حفاظت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دوہری زرہوں اور بلند قلعوں سے بے پرواہ کردیا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی حفاظت کے لئے کسی چیز کی ضرورت نہیں)

81

مَا سَامَنِی الدَّھرُ ضَیمًا وَّاستَجَرتُ بِہٖ
اِلَّا وَ نِلتُ جِوَارًا مِّنہُ لَم یُضَمِ

جب بھی زمانے نے مجھے تکلیف دی میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت حاصل کرلی تو مجھ پر ظلم نہ کیا گیا یعنی زمانے کے ظلم سے محفوظ ہو گیا۔

82

وَلَا التَمَستُ غِنَی الدَّارَینِ مِن یَّدِہٖ
اِلَّا استَلَمتُ النَّدٰی مِن خَیرِ مُستَلَمِ

میں نے جب بھی آپ کے مبارک ہاتھ سے دین و دنیا کی دولت کی خواہش کی تو مجھے فوراً اس بہترین ہاتھ سے منہ مانگی مراد مل گئی۔

83

لَا تُنْكِرِ الْوَحْیَ مِنْ رُّؤْیَاہُ اِنَّ لَہٗ
قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَیْنَانِ لَمْ یَنَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وحی کا انکار نہ کر جو خواب میں آپ پر آئی اس لئے کہ ان کا قلب ایسا پاک ہے کہ آنکھیں سو جائیں لیکن دل نہیں سوتا۔

84

فَذَاکَ حِیْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِہٖ
فَلَیْسَ یُنْکَرُ فِیْہِ حَالُ مُحْتَلِمِ

اور خواب میں وحی کا آنا اُس وقت سے تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمالِ نبوت کو پہنچ چکے تھے لہٰذا جب آدمی کمالِ عمر (پندرہ سال) کو پہنچ جائے تو اس کے بلوغت کے دعوی کو رد نہیں جا سکتا۔

85

تَبَارَكَ اللهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ
وَّلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمٍ

سبحان اللہ! وحی اپنی کوشش سے حاصل ہونے والی چیز نہیں اور نہ نبی پر غیب کی خبروں میں کوئی اتہام (جھوٹا الزام) لگایا جاسکتا ہے۔

86

تین مرتبہ پڑھیں

كَمْ اَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ
وَ اَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

بارہا بیماران کی ہتھیلی کے مس (چھونے) سے اچھے ہوگئے اور حاجت مند، جنوں کے پھندے سے آزاد ہوگئے۔ (یہی وہ شعر ہے جسے پڑھا تو حضور ﷺ نے اپنا دستِ رحمت امام بوصیری کے مفلوج حصہ پر پھیرا جس سے مرض جاتا رہا)

87

وَ اَحۡیَتِ السَّنَۃَ الشَّھۡبَآءَ دَعۡوَتُہٗ
حَتّٰی حَکَتۡ غُرَّۃً فِی الۡاَعۡصُرِ الدُّھُمِ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا نے قحط زدہ موسم کو سرسبز و شاداب کر دیا یہاں تک کہ وہ سرسبز سال تمام تاریک زمانوں میں روشن ہو گیا۔

88

بِعَارِضٍ جَادَ اَوۡ خِلۡتَ الۡبِطَاحَ بِھَا
سَیۡبًا مِّنَ الۡیَمِّ اَوۡ سَیۡلًا مِّنَ الۡعَرِمِ

ایک بادل کی وجہ سے خوب بارش ہوئی یہاں تک کہ تم نے اس بارش کی وجہ سے شہر کے نالوں کو دریا کا طوفان یا سخت بارش کا سیلاب گمان کیا۔

89

دَعْنِیْ وَ وَصْفِیْ اٰیٰاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ

ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمِ

اے باطل خیال! مجھے چھوڑ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنے دے اُن کے معجزات ایسے ظاہر ہو چکے ہیں جیسے رات میں پہاڑ پر مہمان کے لئے آگ روشن ہوتی ہے۔

90

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّ هُوَ مُنْتَظِمٌ

وَّلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمِ

موتی کی خوبصورتی زیادہ ہوتی ہے جبکہ اس کا ہار بنا ہوا ہو اور اگر ہار نہ بنا ہوا ہو جب بھی اس کی قدرو منزلت کم نہیں ہوتی۔ (تعریف کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بڑھتی گھٹتی نہیں)

91

فَمَا تَطَاوُلُ اٰمَالُ الْمَدِیْحِ اِلٰی
مَافِیْہِ مِنْ کَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ

کیا تعریف کرنے والے کی آرزوئیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمدہ اخلاق
اور پسندیدہ عادتوں کی طرف اونچی گردن کرکے دیکھ سکتی ہیں؟
(ہرگز نہیں)

92

اٰیَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَۃٌ
قَدِیْمَۃٌ صِفَۃُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

قرآنِ کریم کی آیتیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئیں
تلفظ ونزول کے اعتبار سے حادث (نئی) ہیں اور معنیٰ ونفس کلام کے
اعتبار سے قدیم ہیں اس لئے کہ یہ آیتیں ازلی موصوف کی صفت ہیں۔

93

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِیَ تُخْبِرُنَا

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمٖ

وہ آیات قرآنیہ کسی زمانے کے ساتھ ملی ہوئی نہیں ہیں پھر بھی ہمیں آخرت اور قوم عاد اور ارم (قوم عاد ثانی) کی خبر دیتی ہیں۔

94

دَامَتْ لَدَیْنَا فَفَاقَتْ کُلَّ مُعْجِزَةٍ

مِّنَ النَّبِیّٖنَ اِذْ جَآءَتْ وَلَمْ تَدُمٖ

قرآن کا معجزہ ہمارے پاس ہمیشہ کے لئے ہے تو یہ معجزہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزوں سے بلند ہے اس لئے کہ دیگر انبیائے کرام علیہم السلام جو معجزات لائے وہ ہمیشہ نہ رہے۔

95

مُحْكَمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ
لِذِیْ شِقَاقٍ وَّلَا یَبْغِیْنَ مِنْ حَکَمٍ

آیاتِ قرآنیہ ایسی محکم (مضبوط) ہیں جو اختلاف کرنے والے کے لئے کوئی شبہ باقی نہیں چھوڑتیں اور نہ کسی منصف (انصاف کرنے والے) کو تلاش کرتی ہیں۔

96

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
اَعْدَی الْاَعَادِیْ اِلَیْهَا مُلْقِیَ السَّلَمِ

قرآن کی آیتوں سے کبھی سخت سے سخت دشمن نے لڑائی نہ کی مگر وہ غضب ناک ہوکر لوٹا یا سلامتی سے اسے قبول کرلیا۔

97

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰی مُعَارِضِهَا

رَدَّ الْغَیُوْرِ یَدَ الْجَانِیْ عَنِ الْحُرَمِ

آیاتِ قرآنیہ کی بلاغت نے مخالف کے دعوے کو اس طرح باطل کردیا جس طرح غیرت مند انسان کسی بدکردار کو اپنی محارم سے روکتا ہے۔

98

لَهَا مَعَانٍ کَمَوْجِ الْبَحْرِ فِیْ مَدَدٍ

وَّفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِی الْحُسْنِ وَالْقِیَمِ

قرآن کی آیتوں کے کئی معانی ہیں جو موجِ دریا کی طرح ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں اور وہ خوبصورتی اور قیمت میں سمندر کے موتیوں سے بڑھ کر ہیں۔

99

فَلَا تُعَدُّ وَ لَا تُحْصٰی عَجَآئِبُہَا

وَلَا تُسَامُ عَلَی الْاِ کْثَارِ بِالسَّأَمِ

آیاتِ قرآنیہ کے عجائبات نہ گنے جاسکتے ہیں اور نہ جمع کئے جاسکتے ہیں اس کے عجائب ولطائف زیادہ ہونے کی وجہ سے کوئی اُکتا کر چھوڑتا نہیں۔

100

قَرَّتْ بِہَا عَیْنُ قَارِیْہَا فَقُلْتُ لَہٗ

لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰہِ فَاعْتَصِمِ

پڑھنے والے کی آنکھیں اسکے پڑھنے سے ٹھنڈی ہوگئیں تو میں نے اس سے کہا کہ بے شک تو کامیاب ہوگیا لہٰذا اللہ کی رسی مضبوطی سے پکڑلے۔

101

اِنۡ تَتۡلُهَا خِيۡفَةً مِّنۡ حَرِّ نَارِ لَظٰى
اَطۡفَأَتۡ حَرَّ لَظٰى مِنۡ وِّرۡدِهَا الشَّبِمِ

اگر تو ان آیاتِ قرآنیہ کو نارِ جہنم کے خوف سے تلاوت کرے گا تو یقیناً تو اس کے سرد چشمے سے دوزخ کی گرمی کو بجھا دیگا۔

102

كَاَنَّهَا الۡحَوۡضُ تَبۡيَضُّ الۡوُجُوۡهُ بِهٖ
مِنَ الۡعُصَاةِ وَقَدۡ جَآءُوۡهُ كَالۡحُمَمِ

گویا آیاتِ قرآنیہ حوضِ کوثر ہیں جس سے گناہ گاروں کے چہرے منور ہو جاتے ہیں حالانکہ حوض پر آنے سے پہلے وہ کوئلوں کی طرح سیاہ ہونگے۔

103

وَ كَالصِّرَاطِ وَ كَالْمِيْزَانِ مَعْدِلَةً

فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

قرآن کی آیتیں انصاف کرنے میں میزان یا پل صراط کی طرح ہیں لہٰذا اس کے بغیر لوگوں میں عدل وانصاف قائم نہیں ہوسکتا۔

104

لَا تَعْجَبَنْ لِّحُسُوْدٍ رَّاحَ يُنْكِرُهَا

تَجَاهُلاً وَّ هُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

اگر حسد کرنے والا ماہر اور سمجھدار ہونے کے باوجود جان بوجھ کر آیاتِ قرآنیہ کا انکار کرتا ہے تو اس پر تعجب مت کر۔

105

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ
وَّ يُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَآءِ مِنْ سَقَمٖ

آنکھ کبھی آشوب کی وجہ سے سورج کی روشنی کا انکار کر دیتی ہے اور کبھی بیماری کی وجہ سے منہ پانی کا ذائقہ بتانے سے انکار کر دیتا ہے۔

فصل نمبر ۷: معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں

106

يَا خَيْرَ مَنْ يَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهٗ
سَعْيًا وَّ فَوْقَ مُتُوْنِ الْاَيْنُقِ الرُّسُمِ

اے وہ سب میں بہتر ذات! جن کے در پر حاجتمند لوگ دوڑتے ہوئے آتے ہیں اور مصیبت زدہ لوگ اونٹوں پر سوار ہو کر حاضر ہوتے ہیں۔

107

وَمَنْ هُوَ الْاٰیَۃُ الْکُبْرٰی لِمُعْتَبِرٍ
وَّمَنْ هُوَ النِّعْمَۃُ الْعُظْمٰی لِمُغْتَنِمٖ

حضور ﷺ کا وجود عبرت حاصل کرنے والے کے لئے سب سے بڑی نشانی (معجزہ) ہے اور غنیمت جاننے والے کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

108

سَرَیْتَ مِنْ حَرَمٍ لَّیْلًا اِلٰی حَرَمٍ
کَمَا سَرَی الْبَدْرُ فِیْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

آپ ﷺ نے رات کے مختصر حصے میں حرمِ مکہ سے مسجدِ اقصیٰ تک اس طرح سیر فرمائی کہ جس طرح چودھویں کا چاند رات کی تاریکی میں سیر کرتا ہے۔

109

وَ بِتَّ تَرْقٰی اِلٰی اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً

مِّنْ قَابَ قَوْسَیْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات میں چڑھتے گئے یہاں تک کہ قاب قوسین (دو چلہ کمان) کے برابر پہنچ گئے جس کو نہ سمجھا جا سکتا ہے نہ اس کی آرزو کی جا سکتی ہے۔ (وہاں تک کوئی نہیں پہنچ سکتا)

110

وَ قَدَّمَتْكَ جَمِیْعُ الْاَنْبِیَآءِ بِهَا

وَالرُّسْلِ تَقْدِیْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰی خَدَمِ

اور بے شک اسی وجہ سے تمام انبیاء و رسل علیہم السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امامت کے لئے آگے بڑھایا جس طرح آقا اپنے خادموں کے آگے ہوتا ہے۔

111

وَ اَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِیْ مَوْکِبٍ کُنْتَ فِیْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

اور آپ ﷺ فرشتوں کے لشکر کے ساتھ آسمان کے ساتوں طبقوں کو چاک کرتے چلے گئے اور آپ ان سواروں میں لشکر کے سردار تھے۔

112

حَتّٰٓی اِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِّمُسْتَبِقٍ
مِّنَ الدُّنُوِّ وَ لَا مَرْقًا لِّمُسْتَنِمِ

آپ ﷺ یہاں تک چڑھے کہ کسی چڑھنے بڑھنے والے کو بلند ہونے اور چڑھنے کی گنجائش باقی نہ رہی۔

113

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ
نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

جب آپ ﷺ کو یکتا علم کی طرح بلند رتبہ کے ساتھ معراج کے لئے بلایا گیا تو آپ ﷺ نے اپنے مقام نسبت سے تمام انبیاء کے مقام کو نیچے کر دیا۔

114

كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمِ

(حضور اقدس ﷺ کو معراج پر اس لئے بلایا گیا) تا کہ آپ ﷺ کو ایسا قرب حاصل ہو جو سب کی آنکھوں سے پوشیدہ ہو اور ایسا راز عطا ہو جو کسی کو نہ معلوم ہو۔

115

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ
وَّجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ تمام فضیلتیں جمع فرمالیں جس میں کوئی اور شریک نہیں اور آپ ہر اس مقام سے گزرے جہاں کوئی اور نہیں جا سکتا۔

116

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُّتَبٍ
وَّعَزَّ اِدْرَاكُ مَآ اُوْلِيتَ مِنْ نِّعَمِ

وہ بہت بڑی عظمت والی شان ہے جن کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالک بنائے گئے اور جو نعمتیں آپ کو دی گئیں ان کا سمجھنا مشکل ہے۔

تین مرتبہ پڑھیں

117

بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَایَةِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْهَدِمٖ

ہم مسلمانوں کے لئے خوشخبری ہے کہ بے شک ہمارے پاس اللہ کی رحمت (حضور ﷺ) کا ایسا مضبوط ستون ہے جو گرنہیں سکتا۔

118

لَمَّا دَعَی اللّٰهُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِهٖ
بِاَکْرَمِ الرُّسْلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمِ

جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ہماری اصلاح اور دعوتِ اسلام کے لئے بھیجا تو وہ تمام نبیوں میں مکرم (بزرگ) ہیں اور ان کے پیروکار سب اُمتوں سے بزرگ ہو گئے۔

119

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰى اَنْبَآءُ بِعْثَتِهٖ
كَنَبْأَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی خبروں نے دشمنانِ دین کے دلوں کو ایسے ڈرا دیا جیسے شیر کی آواز نے بے خبر بکریوں کو بھگا دیا۔

120

مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر میدان میں مقابلہ فرماتے رہے یہاں تک کہ کفار کے گوشت مجاہدین اسلام کے نیزوں سے قصائی کے تخت کے گوشت کی طرح ہو گئے۔

121

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوْا يَغْبِطُوْنَ بِهٖ
اَشْلَآءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

کفار بھاگنا پسند کرتے قریب تھا کہ بھاگنے میں رشک کرتے کہ جسم کے ٹکڑے عقابوں (چیلوں) اور گدھ کے ساتھ اُڑ جائیں (کفار کی یہ خواہش تھی کہ مسلمانوں کی مار سے ان کے جسم کے ٹکڑے ریزہ ریزہ ہونے سے بہتر تھا کہ وہ چیل کی خوراک بن جائیں)

122

تَمْضِي اللَّيَالِيْ وَلَا يَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِّنْ لَّيَالِي الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

راتیں گزر رہی ہیں اور کفار خوف و ہراس میں ان کی گنتیاں بھول گئے جب تک کہ حرمت کے مہینوں کی راتیں نہ آجائیں۔

123

كَاَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ

بِكُلِّ قَرْمٍ اِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

مذہب اسلام گویا ایک مہمان ہے جو ان کے گھر میں ایسے سرداروں (صحابہ) کے ساتھ آیا جو دین کے دشمنوں کے گوشت (قتل) کے خواہشمند تھے۔

124

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

يَّرْمِيْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لشکروں کا دریا لے کر تیز رفتار گھوڑوں پر کھینچتے ہیں اور نیزہ بردار بہادروں کے ساتھ مل کر دشمن سے ٹکراتے ہیں۔

125

مِنْ کُلِّ مُنْتَدِبٍ لِّلّٰهِ مُحْتَسِبٍ
یَّسْطُوْا بِمُسْتَاْصِلٍ لِّلْکُفْرِ مُصْطَلِمٖ

اسلام کا ہر سپاہی اللہ کا مطیع و فرمانبردار اور ثواب کا امیدوار ہے اور دشمنوں اور کفر کی جڑیں اُکھاڑنے کے لئے حملہ کرتا ہے۔

126

حَتّٰی غَدَتْ مِلَّۃُ الْاِسْلَامِ وَھِیَ بِھِمْ
مِّنْ بَعْدِ غُرْبَتِھَا مَوْصُوْلَۃَ الرَّحِمٖ

یہاں تک کہ ملتِ اسلامیہ غریب الوطنی کے بعد بہت بڑی برادری اور عزیز و اقارب والی ہوگئی۔

127

مَكۡفُوۡلَةً اَبَدًا مِّنۡهُمۡ بِخَيۡرِ اَبٍ
وَّخَيۡرِ بَعۡلٍ فَلَمۡ تَيۡتَمۡ وَلَمۡ تَئِمِ

ملتِ اسلامیہ بہترین باپ اور بہترین شوہر (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کی بدولت دشمنوں سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگئی تو ملتِ اسلامیہ نہ یتیم ہوگی نہ بیوہ۔

128

هُمُ الۡجِبَالُ فَسَلۡ عَنۡهُمۡ مُّصَادِمَهُمۡ
مَّا ذَا رَأَوۡ مِنۡهُمۡ فِيۡ كُلِّ مُصۡطَدَمِ

لشکرِ اسلام پہاڑوں کی طرح مضبوط ہے ان کے بارے میں ان کے مدمقابل (دشمنوں) سے پوچھ کہ انہوں نے ہر معرکہ میں ان کو کیسا پایا۔

129

وَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا
فُصُوْلُ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

حُنین و بدر اور اُحد کی جنگوں سے پوچھ اس لئے کہ یہ کافروں کے لئے آفت و بلا سے زیادہ سخت موسم (ایام) تھے۔

130

اَلْمُصْدِرِى الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

اسلام کے بہادر (صحابہ) سفید تلواروں کو دشمنوں کے سیاہ بالوں تک پہنچانے کے بعد سرخ خون پلا کر واپس لانے والے ہیں۔

131

وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

خطی نیزوں (خط ایک شہر ہے) سے لکھنے والے اسلام کے بہادر سپاہی جن کے قلم (نیزوں) نے کافروں کے جسم کے کسی ٹکڑے کو بغیر زخمی کئے نہ چھوڑا۔

132

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَا تُمَيِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيْمَا مِنَ السَّلَمِ

بہادرانِ اسلام کا مکمل طور پر مسلح ہونا امتیازی نشان تھا جس طرح گلاب کا پھول خاردار درخت سے کسی نشانی سے ممتاز ہوتا ہے۔

133

تُهْدِیْ اِلَیْكَ رِیَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ
فَتَحْسِبُ الزَّهْرَ فِی الْاَکْمَامِ کُلَّ کَمِیْ

فتحِ مکہ کی ہوائیں تمہارے پاس صحابہ کی خوشبو کا ہدیہ بھیجتی ہیں لہٰذا ہر مسلح بہادر کو اپنے غلاف میں گلاب کی طرح گمان کر۔

134

کَاَنَّهُمْ فِیْ ظُهُوْرِ الْخَیْلِ نَبْتُ رُبًا
مِّنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

بہادرانِ اسلام گھوڑوں کی پشت پر ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے چٹان پر پودا اُگا ہوا ہے نہ کہ گھاس یا لکڑی کا گٹھا بندھا ہوا۔

135

طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدٰى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَ الْبُهَمِ

دشمن کے دل خوف سے ایسے اُڑ گئے کہ انہیں بکری کے بچے اور بہادر سوار میں فرق کرنا مشکل ہوگیا۔

136

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللهِ نُصْرَتُهٗ
اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِيْۤ اٰجَامِهَا تَجِمِ

اور جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد و نصرت مل جائے تو اس کے سامنے کچھاروں (جنگل) کے شیر بھی خوفزدہ ہوجائیں۔

137

وَلَنْ تَرٰی مِنْ وَّلِیٍّ غَیْرِ مُنْتَصِرٍ

بِہٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَیْرِ مُنْقَصِمٖ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی غلام کو اُن کے دربار سے بے مدد ہرگز نہ دیکھوگے اور ایسا بھی نہ دیکھوگے کہ کوئی دشمن ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوا ہو یعنی ضرور روندا گیا۔

138

اَحَلَّ اُمَّتَہٗ فِیْ حِرْزِ مِلَّتِہٖ

کَاللَّیْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِیْٓ اَجَمٖ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو اس طرح دین کے قلعے میں لے لیا جس طرح جنگل کا شیر اپنے بچے کو اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔

139

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ مِنْ جَدَلٍ
فِيْهِ وَ كَمْ خَصَّمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

کئی بار قرآن مجید نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مقابلہ کرنے والوں کو خاک میں ملادیا اور بارہا معجزات نے سخت ترین دشمن کو مغلوب کردیا۔

140

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْاُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ التَّادِيْبِ فِي الْيُتُمِ

تیرے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی معجزہ کافی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بھی بغیر پڑھے تعلیم دیتے اور حالتِ یتیمی میں بھی ادب سکھاتے۔

141

خَدَمْتُهُ بِمَدِيْحٍ اَسْتَقِيْلُ بِهٖ
ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَّضٰى فِى الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدحت کرکے اس عمر کے گناہوں کی معافی طلب کی ہے جو شعر گوئی (باطل اشعار کہنے) اور اہلِ دنیا کی خدمتوں میں ضائع ہوئی۔

142

اِذْ قَلَّدَانِىَ مَا تُخْشٰى عَوَاقِبُهٗ
كَاَنَّنِىْ بِهِمَا هَدْىٌ مِّنَ النَّعَمِ

اس لئے کہ ان دونوں باتوں (شعر گوئی اور اہلِ دنیا کی خدمت) نے میری گردن میں ایسا پٹہ ڈال دیا ہے کہ جس کے انجام سے خوف زدہ ہوں اور ان کی وجہ سے میں ہدی (جس کو پٹہ ڈال کر ذبح کرنے لے جاتے ہیں) کا جانور ہو گیا ہوں۔

143

اَطَعۡتُ غَیَّ الصِّبَا فِی الۡحَالَتَیۡنِ وَ مَا
حَصَّلۡتُ اِلَّا عَلَی الۡاٰثَامِ وَ النَّدَمِ

میں نے دونوں صورتوں (شاعری اور خدمتِ دنیا) میں بچکانہ گمراہی کی اطاعت کی اور میں نے گناہوں اور ندامت کے سوا کچھ حاصل نہ کیا۔

144

فَیَا خَسَارَۃَ نَفۡسٍ فِیۡ تِجَارَتِہَا
لَمۡ تَشۡتَرِ الدِّیۡنَ بِالدُّنۡیَا وَلَمۡ تَسُمِ

افسوس میری جان نقصان میں گئی کہ اس نے دنیا کے بدلے نہ دین خریدا اور نہ دین خریدنے پر غور کیا۔

145

وَ مَنۡ یَّبِعۡ اُجلًا مِّنۡہُ بِعَاجِلِہٖ
یَبِنۡ لَّہُ الۡغَبۡنُ فِیۡ بَیۡعٍ وَّ فِیۡ سَلَمٖ

اور جو اپنی آخرت دنیا کے بدلے بیچے گا تو وہ یقیناً نقد اور ایڈوانس کی خریداری میں نقصان اُٹھائے گا۔

146

اِنۡ اٰتِ ذَنۡبًا فَمَا عَھۡدِیۡ بِمُنۡتَقِضٍ
مِّنَ النَّبِیِّ وَ لَا حَبۡلِیۡ بِمُنۡصَرِمٖ

اگرچہ میں گناہ گار ہوں مگر میرا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اطاعت کا وعدہ اور محبت کی رسی نہ ٹوٹے گی۔

تین مرتبہ پڑھیں

147

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّۃً مِّنْہُ بِتَسْمِیَتِیْ مُحَمَّدًا وَّھُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

میرا نام محمد ہونے کی وجہ سے میرے لئے حضور ﷺ کا امان یقینی ہے اس لئے کہ حضور ﷺ تمام مخلوق سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والے ہیں۔

148

اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ فَضْلًا وَّ اِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّۃَ الْقَدَمِ

اگر حضور ﷺ میرے مرنے کے بعد اپنے فضل سے دستگیری نہ فرمائیں تو کہنا کہ اے قدم پھسلے ہوئے ذلیل!۔

149

حَاشَاهُ اَنْ يُّحْرِمَ الرَّاجِيْ مَكَارِمَهٗ

اَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمٖ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اس بات سے پاک ہے کہ امیدوار آپ کی بخششوں سے محروم ہو جائے یا آرزومند مایوس لوٹ جائے۔

150

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِيْ مَدَآئِحَهٗ

وَجَدْتُّهٗ لِخَلَاصِيْ خَيْرَ مُلْتَزَمٖ

جب سے میں نے اپنی فکروں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت گوئی لازم کرلی تو میں نے بہترین پناہ کی جگہ حاصل کرلی۔

151

وَلَنۡ یَّفُوۡتَ الۡغِنٰی مِنۡہُ یَدًا تَرِبَتۡ

اِنَّ الۡحَیَا یُنۡبِتُ الۡاَزۡھَارَ فِی الۡاَکَمِ

کوئی خاک آلود ہاتھ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرم نوازی سے ہرگز محروم نہ ہوگا اس لئے کہ بارش پہاڑ کی چوٹیوں پر بھی کلیاں (پھول) اُگاتی ہے۔

152

وَلَمۡ اُرِدۡ زَھۡرَۃَ الدُّنۡیَا الَّتِی اقۡتَطَفَتۡ

یَدَا زُھَیۡرٍ بِمَاۤ اَثۡنٰی عَلٰی ھَرِمِ

میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت سے دنیا کی تازگی حاصل کرنا نہیں چاہتا جو (مشہور شاعر) زُہیر بن اَبی سلمیٰ کے ہاتھوں نے سنان بن ہرم کی تعریف کے صلہ میں حاصل کی۔

تین مرتبہ پڑھیں

153

يَآ اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

اے تمام مخلوق سے زیادہ کرم فرمانے والے! آپ کے سوا کوئی نہیں ہے جہاں مصیبتوں کے آنے کے وقت پناہ لوں۔

154

وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِيْ
اِذَ الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمٖ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت (شفاعت) میرے لئے ہرگز تنگ نہ ہوگی اس لئے کہ قیامت کے دن منتقم حقیقی (بدلہ لینے والی ذات اللہ تعالیٰ) کے نام سے آپ کی شانِ کریمی روشن ہوگی۔

155

فَاِنَّ مِنۡ جُوۡدِكَ الدُّنۡیَا وَ ضَرَّتَہَا
وَمِنۡ عُلُوۡمِكَ عِلۡمَ اللَّوۡحِ وَ الۡقَلَمِ

بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے جود و کرم سے دنیا اور اس کی ضد آخرت کا وجود ہے اور لوح و قلم کا علم آپ کے خزانۂ علم کا ایک حصہ ہے۔

156

یَا نَفۡسُ لَا تَقۡنَطِیۡ مِنۡ زَلَّةٍ عَظُمَتۡ
اِنَّ الۡکَبَآئِرَ فِی الۡغُفۡرَانِ کَاللَّمَمِ

اے نفس! اپنے گناہوں کے بڑے ہونے کی وجہ سے ناامید نہ ہو اس لئے کہ بخشش میں گناہِ کبیرہ و صغیرہ دونوں برابر ہیں۔

157

لَعَلَّ رَحۡمَةَ رَبِّیۡ حِیۡنَ یَقۡسِمُهَا
تَأۡتِیۡ عَلٰی حَسَبِ الۡعِصۡیَانِ فِی الۡقِسَمِ

جب میرا رب اپنی رحمت تقسیم فرمائے گا تو اُمید ہے کہ میرے گناہوں کے برابر اللہ کی رحمت میرے حصہ میں آجائے۔

158

یَا رَبِّ وَاجۡعَلۡ رَجَآئِیۡ غَیۡرَ مُنۡعَکِسٍ
لَّدَیۡكَ وَاجۡعَلۡ حِسَابِیۡ غَیۡرَ مُنۡخَرِمِ

اے میرے رب! (قیامت کے دن) اپنی بارگاہ میں میری اُمید کے خلاف نہ فرما اور میرا نامۂ اعمال بخشش چاہنے والوں سے جدا نہ فرما۔

159

وَ الْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ اِنَّ لَهٗ
صَبْرًا مَّتٰى تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

اے اللہ! اپنے بندے پر دنیا و آخرت میں لطف و کرم فرما اس لئے کہ اس کا صبر اتنا کمزور ہے کہ جب مصائب و آلام کا سامنا ہوتا ہے تو یہ بھاگ جاتا ہے یعنی صبر نہیں کرتا۔

160

وَ ائْذَنْ لِّسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَآئِمَةً
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّ مُنْسَجِمِ

اے اللہ! اپنی رحمت کے بادلوں کو حکم دے کہ وہ ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کی بارش کرتے رہیں۔

161

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
اَهْلِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اے اللہ! حکم دے کہ رحمتِ دائمی کے بادل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل واصحاب و تابعین پر برستے رہیں جو پرہیزگار برگزیدہ اور اوصافِ تحمل وشرافت والے ہیں۔

162

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبًا
وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

تیری رحمتیں نازل ہوتی رہیں جب تک بادِ صبا درختِ بان کی شاخوں کو ہلاتی رہے اور جب تک شتربان (اونٹ ہانکنے والا) اونٹوں کو اپنے نغموں سے مست کرتا رہے۔

163

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عَنْ عُمَرَ
وَ عَنْ عَلِیٍّ وَّ عَنْ عُثْمَانَ ذِی الْکَرَمِ

پھر راضی ہو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جو فضل و کرم والے ہیں۔

تین مرتبہ پڑھیں

164

یَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰی بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَاغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰی یَا وَاسِعَ الْکَرَمِ

اے میرے رب! مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہمارے مقاصد کو پورا کر دے اور اے بے حساب کرم کرنے والے! ہمارے گذشتہ گناہوں کو بخش دے۔

165

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا
سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَاذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

اے اللہ! تو اس قصیدے کے مرتب کرنے والے اور پڑھنے والے کی مغفرت فرمائیں نے تجھ سے بھلائی کا سوال کیا اے جود و کرم والے!۔

166

يَارَبِّ جَمْعًا طَلَبْنَا مِنْكَ مَغْفِرَةً
وَّحُسْنَ خَاتِمَةٍ يَّا مُبْدِئَ النِّعَمِ

اے میرے رب! ہم سب تجھ سے مغفرت اور اچھے خاتمے کے طلب گار ہیں، اے نعمتوں کے پیدا کرنے والے!۔

167

وَ اغْفِرْ اِلٰهِیْ لِکُلِّ الْمُسْلِمِیْنَ بِمَا

یَتْلُوْہٗ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَفِی الْحَرَمِ

اے میرے پروردگار! تمام مسلمانوں کو بخش دے اس (قرآن مجید)

کے وسیلہ سے جسے مسلمان مسجدِ اقصیٰ اور حرم شریف میں پڑھتے ہیں۔

168

بِجَاہِ مَنْ بَیْتُہٗ فِیْ طِیْبَۃٍ حَرَمٌ

وَّاِسْمُہٗ قَسَمٌ مِّنْ اَعْظَمِ الْقَسَمِ

تو ان کی مغفرت فرما اس ذاتِ پاک کے صدقہ جن کا گھر

مدینہ منورہ میں ہے جو حرم ہے اور جن کا مقدس نام بڑی

قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

169

وَهٰذِهٖ بُرْدَةُ الْمُخْتَارِ قَدْ خُتِمَتْ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فِيْ بَدْءٍ وَّفِيْ خَتْمٖ

اور یہ پسندیدہ قصیدہ بردہ ختم ہوا اور ابتداء و اختتام میں

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

170

أَبْيَاتُهَا قَدْ أَتَتْ سِتِّيْنَ مَعْ مِائَةٍ

فَرِّجْ بِهَا كَرْبَنَا يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

اس قصیدہ بردہ شریف کے ایک سو ساٹھ (۱۶۰) اشعار ہیں

اس قصیدے کی برکت سے ہمارے مصائب و آلام کو دور فرما

اے بے حساب فضل و کرم کرنے والے!۔

قصیدہ کے اختتام کی دعا

اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَ اكْفِنِیْ بِرُكْنِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَ ارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ عَلَیَّ فَلَآ اَھْلِكَ وَ اَنْتَ رَجَآئِیْ فَكَمْ مِّنْ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ قَلَّ لَكَ بِھَا شُكْرِیْ وَ كَمْ مِّنْ بَلِیَّةٍ ابْتَلَیْتَنِیْ بِھَا قَلَّ لَكَ بِھَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَةٍ شُكْرِیْ فَلَمْ یَحْرُمْنِیْ وَیَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّةٍ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْزُلْنِیْ وَیَا مَنْ رَاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا

فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا وَّ یَا ذَا النَّعْمَآءِ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بِکَ اَدْرَءُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ وَ الْجَبَابِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِیَتِیْ فَاقْبِلْ مَعْذِرَتِیْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ آمِیْن

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

قصیدہ کے اختتام کی دعا کا ترجمہ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اے اللہ! تو میری اس نظر کرم سے حفاظت فرما جو کبھی سوتی نہیں اور اپنے اس ستون سے میری کفایت فرما جس کا ارادہ نہیں کیا جا سکتا اور مجھ پر اپنی قدرت سے رحم فرما کہ میں ہلاک نہ ہوؤں اور تو میری امید گاہ ہے تو نے مجھ پر بہت انعام فرمایا جس پر میں نے تیرا بہت کم شکر ادا کیا اور تو نے مجھے بہت مرتبہ بلاؤں میں مبتلاء کیا جس پر میں نے بہت کم صبر کیا اے وہ ذات! نعمت کے وقت میرا شکر کم ہے تو تو مجھے محروم نہ فرما اور اے وہ ذات! بلاء کے وقت میرا صبر کم ہے تو تو مجھے ذلیل وخوار نہ فرما اور اے وہ ذات! جس نے مجھے گناہ پر دیکھا لیکن تو نے

مجھے رسوا نہ فرمایا اے بھلائی والے! جو کبھی پوری نہیں ہوتی اور اے ان نعمتوں والے! جن کو کبھی شمار نہیں کیا جا سکتا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج اور میں تیرے ذریعہ دشمنوں اور ظالموں کے سینوں میں زور سے دھکا دیتا ہوں اے اللہ! بے شک تو میرے پوشیدہ اور اعلانیہ گناہوں کو جانتا ہے لہذا تو میری معذرت قبول فرما اور تو میری ضرورت کو جانتا ہے لہذا تو میرا سوال پورا فرما اور تو جانتا ہے جو کچھ (گناہ) میرے نفس میں ہے تو تو اپنی رحمت سے میرے گناہ معاف فرما اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے! آمین قبول فرما۔

بیشک سوا الوہیت و متلزمات الوہیت کے سب فضائل و کمالات حضور کے لئے ثابت ہیں، امام محمد بوصیری بردہ شریف میں فرماتے ہیں:

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّهِمْ
وَاحْکُمْ بِمَاشِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَ احْتَکِمِ

جو کچھ عیسائیوں نے اپنے نبی (حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے بارے میں کہی (خدا کا بیٹا کہا) اسے چھوڑ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت میں جو کچھ کہنا چاہو کہو۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مخواں او را خدا از بہر حفظ شرع و پاس دیں
دگر ہر وصف کش می خواہی اندر مدحش املا کن

(دیوان عبدالحق محدث دہلوی)

شریعت و دین کا پاس رکھتے ہوئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا نہ کہو اس کے علاوہ ہر وصف کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح کر سکتے اور لکھ سکتے ہو۔

(فتاویٰ رضویہ، ج:۱۴، ص:۶۸۶)